السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جنوں اور انسانوں کے پیدا کرنے میں کیا حکمت عملی پنہاں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کا جواب دینے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خلقت اور شریعت کے بارے میں ایک عام قاعدے کی طرف توجہ مبذول کروادی جائے اور یہ قاعدہ مندرجہ ذیل فرامین الٰہی سے ماخوذ ہے:

وَہُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۲ ... سورة التحریم

''اور وہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ:

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۲٤ ... سورة النساء

''بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔''

یہ قاعدہ اس مضمون کی ان بہت سی آیات کریمہ سے ماخوذ ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خلقت و شریعت، یعنی اس کے احکام کونیہ اور احکام شرعیہ میں حکمت کارفرما ہے، یعنی اللہ تعالیٰ جس چیز کو بھی پیدا فرماتا ہے اس میں اس کی حکمت کے اسرار پنہاں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت دونوں صورتوں میں کارفرما ہے، خواہ اس نے اس چیز کو ایجاد کیا ہو یا معدوم۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے شریعت کا جو حکم بھی دیا ہے، خواہ وہ ایجاب کی صورت میں ہو یا تحریم کی صورت میں یا اباحت کی صورت میں ہو یا حرمت کی صورت میں (ان سب میں اس نے کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ رکھی ہے) لیکن یہ الگ بات ہے کہ ان کونی و شرعی احکام کی حکمت ہمیں معلوم ہے یا نہیں یا بعض لوگوں کو ان کے علم و فہم کی وجہ سے اس کا علم ہوتا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں سرفراز فرمایا ہے۔ جب یہ قاعدہ معلوم ہوگیا تو ہم عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو عظیم حکمت اور قابل ستائش مقصد کی خاطر پیدا فرمایا ہے اور وہ حکمت و مقصود یہ ہے کہ جن و انس اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کی عبادت کریں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ٥٦ ... سورة الذاریات

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف اور صرف میری ہی عبادت کریں۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ١١٥ ... سورة المؤمنون

''کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَیَحْسَبُ الْاِنْسٰنُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی ٣٦ ... سورة القیامة

''کیا انسان خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی بے کار چھوڑ دیا جائے گا؟''

علاوہ ازیں اور بھی بہت سی آیات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوں اور انسانوں کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کی غالب حکمت کارفرما ہے اور وہ یہ ہے کہ جن و انس اللہ ہی کی عبادت کریں۔ اور عبادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے محبت اور تعظیم کے ساتھ عجز و انکسار کا اظہار کیا جائے اور وہ اس طرح کہ اس نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے انہیں کیا جائے اور جن کاموں سے اس نے منع فرمایا ہے ان سے اجتناب کیا جائے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ ... 5 سورة البينة

''اوران کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ یک سو ہو کر اللہ کی عبادت کریں۔''

اسی حکمت کی وجہ سے جن وانس کو پیدا کیا گیا ہے، پھر جو شخص اپنے رب تعالیٰ کے سامنے سرکشی کرے اور اس کی عبادت کرنے سے تکبر کرے، تو اس کا طرز عمل اس حکمت کے مخالف ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو پیدا فرمایا ہے اور اس کے اس فعل سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو گویا عبث پیدا فرمایا ہے گو وہ صراحت نہ بھی کرے لیکن اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اس کے سرکشی اور تکبر کرنے کا یہی مفہوم ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ56

محدث فتویٰ